بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

"کراچی ۵ رجنوری ـــــ ملک میں فحش اور عریاں لٹریچر درآمد کر کے نئی نسل کو اخلاقی کج روی کا شکار بنانے کی کوشش آج اس وقت ناکام بنا دی گئی جب ڈاک پولیس نے امریکہ کی بندرگاہ بالٹی مور سے آنے والے ایک بحری جہاز پر چھاپہ مارا اور اس میں سے ۶۰۰ سوٹن وزن ردّی تحویل میں لے لی۔ اس ردّی کاغذوں کی کھیپ میں زیادہ تر رسائل اور جرائد عریاں تھے اور ساتھ ہی کئی ہزار ننگی تصویریں بھی قبضہ میں لے لی گئی ہیں۔ ابتدائی تحقیقات کے مطابق یہ ردّی میسرز آدم جی پیپرز اینڈ بورڈ ملز لمیٹڈ نے امریکی بندرگاہ بالٹی مور سے منگلہ مایا بحری جہاز کے ذریعہ درآمد کی ..... میسرز آدم جی پیپرز اینڈ بورڈ ملز لمیٹڈ کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۲ کے تحت مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے!"

کراچی کے کسی اخبار کا یہ تراشا، جس کی عبارت ہم نے اوپر نقل کی ہے، ایک دوست نے ہمیں سندھ سے ارسال فرمایا ہے ـــــ جو اس احتیاط سے تراشا گیا ہے کہ اسی خبر کی عین پشت پر ایک دولہا اور دلہن کی تصویر بھی ہے، جو اس اخبار نے شائع کی ہے ـــــ لہٰذا اس خبر پر ہم مزید یہ اضافہ کرنا چاہتے ہیں کہ میسرز آدم جی پیپرز اینڈ بورڈ ملز لمیٹڈ کو مذکورہ ردّی درآمد کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اس لیے کہ ہمارے اپنے ملک کے اخبارات بھی فحش لٹریچر کا یہ کاروبار بطریق احسن چلا رہے ہیں ـــــ علاوہ ازیں ہمارا مطالبہ ہے کہ مذکورہ دفعہ ۲۹۲ کے تحت اس اخبار پر بھی مقدمہ چلایا جانا چاہیئے جس نے یہ خبر چھاپی ہے ـــــ ورنہ یہ بات نہ تو قرینِ انصاف ہو گی اور نہ ہی اس خبر کی اشاعت کا کوئی مقصد باقی رہ جاتا ہے!

ڈھٹائی کی انتہا دیکھئے کہ اخبارات خود ہی ایک خبر شائع کرتے ہیں کہ "فحش لٹریچر چھاپنے

والے اخبارات کے خلاف کارروائی کی جائے گی ،، ـــــ اور اسی اخبار کی اسی اشاعت کے اسی صفحہ پر کوئی نہ کوئی فحش تصویر موجود ہوتی ہے ، جب کہ بیرونی رنگین صفحات نگار خانہ کی تصویریں پیش کر رہے ہوتے ہیں ـــــ جب آنکھوں کا پانی مرجائے ، دل سیاہ اور ضمیر مُردہ ہو جائیں تو ایسی باتیں اچنبھے کا باعث نہیں ہؤا کرتیں ـــــ قرآنِ مجید نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے :

"یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ !"

کہ " اللہ تعالیٰ اور مومنین کو بھی دھوکا دینے (کی ناکام کوشش کرنے) والے یہ لوگ درحقیقت خود ہی فریبِ نفس کا شکار ہیں ، لیکن انہیں اس کا شعور نہیں !"

ـــــ کیونکہ :

"فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ، بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ !"

" ان کے دلوں میں (بےحیائی اور ڈھٹائی کا) مرض ہے اور "ظالم کی رسّی دراز" کے مصداق) اللہ تعالیٰ ان کا یہ مرض بڑھاتا ہی چلا جاتا ہے ـــــ (ہاں آخرت میں وہ ان سے نمٹ لے گا) اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے !"

آج مسلمان جہاں بھی موجود ہے ، قعرِ مذلت کا شکار اور دشمنوں کے ہاتھوں صرف اس لیے ستایا ہوا ہے کہ اس نے عصیانِ خداوندی پر کمرِ ہمت باندھ لی ہے ـــــ ورنہ ہمارا ایمان ہے کہ نہ کسی غیر مسلم ماں نے آج تک ایسا بیٹا جنا ہے اور نہ ہی کسی اسلحہ خانہ میں ایسا اسلحہ ابھی تک تیار ہوا ہے جو مسلمان کو نیچا دکھا سکے ، بلکہ یہ سب کچھ اس کے اپنے ہی ہاتھوں کی کمائی ، اس کے اعمال کی پاداش اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے اس کی بغاوت کا نتیجہ ہے ـــــ اعداءِ اسلام شروع سے مسلمان کو نیچا دکھانے کے لیے اس کوشش میں مصروف ہیں کہ پہلے انہیں اخلاقی لحاظ سے کنگال کیا جائے ، اور آج کے مسلمان نے انہیں نا یوس نہیں کیا ـــــ بجائے اس کے کہ وہ

ان کے مذموم حربوں کا مقابلہ کر کے انہیں ناکام بنا دینا، اس کی انہیں سزا دینا، وہ مسلسل انہیں خوش آمدید کہتا چلا جاتا ہے، چنانچہ اس کے شب و روز اس پر گواہ ہیں ——— ہمارے علاقائی رسم و رواج کے مطابق بھی، ان گھرانوں کی دلہنیں بھی، جن میں پردہ کا کوئی خاص اہتمام نہیں ہے، شادی کے بعد کچھ عرصہ تک گھونگھٹ نکالا کرتیں اور غیر مردوں کے سامنے آنے میں حیا اور جھجک محسوس کیا کرتی تھیں، مگر اب پاکستان میں ایسے "غیرت مند" گھرانوں کی اکثریت ہو چلی ہے جو شادی کے دوسرے ہی دن اپنی دلہنوں کے فوٹو اخبارات میں چھپوانے کے بعد، ان کے گھر گھر بانٹے جانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے کہ، لو ہماری غیرت کا تماشہ جی بھر کر دیکھو، ——— چنانچہ ایسی مثالیں روز افزوں ہیں ——— لے دے کے اسلام کی علمبردار موجودہ حکومت سے یہ توقع تھی کہ وہ کتاب و سنت کی تعلیمات پر عمل درآمد کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے گی، مگر حکومت کی طرف سے چند دن پیشتر شناختی کارڈز پر عورتوں کی تصاویر لازمی قرار دینے کے اعلان نے ان خوش فہمیوں کو بالکل ہی رفع کر دیا اور لوگوں پر یہ واضح کر دیا ہے کہ یہ ہاتھی کے دانت ہیں جو کھانے کے اور ہیں اور دکھانے کے اور! ——— دوسرے تو دوسرے رہے، اب وہ اہلحدیث علماء بھی، جو فوٹو کو کتاب و سنت کی روشنی میں حرام قرار دیتے تھے، بڑے ٹھاٹ اور اہتمام سے اپنی تصویریں اخبارات میں چھپواتے ہیں ——— گویا ع

"ہر فرد ہے ملّت کے مقدر کا ستارہ!"

آہ! ——— عدالتِ اسلام کے سامنے، کٹہرے میں مجرم ہی مجرم کھڑے دکھائی دیتے ہیں! ——— ان حالات میں خیر کی توقع کی جائے تو کیوں کر اور کہاں سے؟ ——— یعنی اب وہ وقت ہے کہ جب دوائیں اپنی تاثیر کھو بیٹھتی ہیں، اور جب دوائیں کام نہ کریں تو دعاؤں کا سہارا لیا جاتا ہے ——— پس ہم اپنے اللہ رب العزت کے حضور متوجہ ہوتے ہیں کہ اے اللہ، تو ہی ہماری فریاد سن لے، اس بھولی بھٹکی قوم کو راہ ہدایت نصیب فرما! ——— تیرے لیے یہ کچھ مشکل نہیں کہ تو ان میں کسی ایسی شخصیت کو پیدا کر دے جو تیرے دین کو زندہ کرے، کتاب و سنت کا ڈنکا ہر سُو بجے اور تیرے اس فرمان کی حقیقت کو ہم بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں ——— مدّتوں کی یہ تمنا بر آئے کہ:

"هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ

كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ !

"وہ ذاتِ حق کہ جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور ایسا دین دے کر بھیجا جو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آکر رہے گا، خواہ مشرکین کو یہ بات کتنی ہی ناگوار کیوں نہ ہو !"

آمین ! ــــ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین !

(اکرام اللہ ساجد)